ایم ابراھیم

Ibrahim Sdn.B.H.D (Euroمینجنگ ڈائریکٹر)

محترم میاں ابراہیم صاحب ملائیشیا میں پاکستانیوں اور بزنس مین کمیونٹی میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ مذہبی اور فلاحی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ پاکستان سے والہانہ محبت کرتے ہیں ملائیشین شہری ہونے کے باوجود اپنے پاکستانی ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ ملت آن لائن کی طرف سے شروع کئے۔ فلاحی کاموں کے اجراء پر ملت آن لائن کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ کئی ممالک میں پھیلے ہوئے بزنس اور نہایت ہی مصروفیات کے باوجود کمال شفقت کرتے ہوئے ملت آن لائن کو انٹرویو کے لئے وقت نکالا ہم اس کے شکر گزار ہیں۔

ملت: ملائیشیا کی تعمیر ترقی پر روشنی ڈالیں۔ اور اس کی ترقی کا کیا راز ہے۔

میاں ابراہیم: تعلیم، قابل افراد ملائیشیا کی ترقی کا راز ہیں۔ تعلیم سے شعور آتا ہے اور جب شعور آجائے تو اچھائی برائی کی تمیز آجاتی ہے کسی بھی ملک کی ترقی کا راز تعلیم پر منحصر ہے۔ تعلیم اور شعور وہ ماحول بنادیتے ہیں۔ کہ اگر کوئی کم پڑھا لکھا اور کم شعور والا بھی ملائیشیا میں آجائے تو وہ ہر کام کو سلیقے سے کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور آہستہ آہستہ اس ماحول میں ایڈجسٹ ہوتا جائے گا۔ پاکستان میں جہاں ابھی تک قطار میں کھڑے ہوکر کام کرنے کا سلیقہ نہیں۔ سوری کرنے اور معذرت کا دور ابھی دور ہے مگر وہی شخص جو یہاں آتا ہے تو ان سب باتوں پر عمل کرتا ہے کیونکہ تعلیم کے ذریعے یہاں شعور پیدا کیا جاتا ہے۔ آج جو ملائیشیا کا نام ایک خوبصورت، صاف ستھرے، مہذب ملک کی حیثیت سے دنیا میں جانا پہنچا جاتا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے۔ اعلیٰ تعلیم، شعور اور قابل افراد اور محبّ وطن قوم۔

ملت: پاکستانی سفارت خانے کی کارکردگی سے کیا آپ مطمئن ہیں۔

میاں ابراہیم: کچھ عرصہ پہلے تک ہم ہائی کمیشن میں آپنی گاڑی کے ساتھ داخل ہوجاتے تھے۔ مگر اب گاڑیوں کا لانا ممنوع کردیا ہے۔ اور متبادل پارکنگ بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے

تکلیف سی ہوگئی ہے۔ عملہ ابھی تک پرانی روش پر ہی چل رہا ہے۔ جس کی ایک مثال میں دینا چاہونگا کہ پچھلے ماہ مجھے کوریا نے کوریا کے ساتھ بزنس کرنے کے صلے میں ایک اعزاز سے نوازا۔ میں نے اس خوشی میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اور میری دلی خواہش تھی کہ ان خوشی کے لمحات میں جہاں پاکستانی دوستوں کو مدعو کروں وہاں ہائی کمشنر صاحب کو بحیثیت مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کروں۔ عملے سے مسلسل تین دن تک فون پر رابطہ کرنے کے باوجود محترم سفیر تک رسائی نہیں ہوسکی۔ مجبوراً مجھے کورین سفیر کو مہمان بنانا پڑا۔ سفیر صاحب کو ان باتوں کا نوٹس لینا پڑے گا۔ کچھ عرصہ پہلے کسی کام کے لئے ہائی کمیشن جانا پڑا۔ کیا دیکھا کہ ایک پاکستانی شخص اور سفارت خانے کا عملہ آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ وجہ یہ تھی کہ ان حضرات کا پاسپورٹ گم ہوگیا تھا۔ اور اس کے پاس پولیس رپورٹ بھی تھی۔ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اہلکار اس سے بضد تھا کہ پاسپورٹ کیوں گم ہوا۔ کسی حادثے کی وجہ سے ایسا ہوگیا، مگر اہلکار ماننے کو تیار ہی نہ تھا۔ میں نے بیچ بچاؤ کر کے معاملہ ٹھنڈا کرادیا۔ سفارت خانہ دوسرے ممالک میں اپنے ملک کا دوسرا نام ہوتا ہے۔ منی پاکستان ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی پریشان حال ہے اس کی پریشانی کو کم کیا جائے نہ کہ بڑھایا جائے۔ اس کے برعکس اگر ہم ملائیشین کا کسی دوسری جگہ کسی دوسرے ملک میں پاسپورٹ گم ہوجائے یا کوئی پریشانی ہوجائے تو چند گھنٹوں میں یہ مسئلہ حل کیا جاتا ہے۔ کہ شہری کو مزید ذہنی اور جسمانی اذیت سے بچایا جاسکے۔ یہ وہ شکایات ہیں جن پر سفیر محترم کو اور اعلیٰ عہدیداران کو توجہ دینا ہوگی۔ تاکہ کوئی پریشان حال اگر سفارت خانے میں داخل ہو تو اس کو اپنائیت کا احساس ہو۔ نہ کہ آتے ہی اس کا اہلکاروں کی محبت کی وجہ سے سے بلڈ پریشر ہائی ہوجائے۔

ملت: آپ اپنے بارے میں بتائیے کیا کرتے ہیں۔ اور آپ کب سے ملائیشیا میں ہیں؟

میاں ابراہیم: میری پیدائش ملائیشیا کی ہے اور بچپن میں والد گرامی پاکستان لے گئے تھے۔ میری تعلیم اور پرورش پاکستان میں ہوئی ہے ہوش سنبھالا تو ملائیشیا میں 1976ء میں آیا

۔اور پھر یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ میری کمپنی پاکستانی مصنوعات کے ساتھ ساتھ بیڈ شیٹس ،تولیہ ،اور کوریا سے کورین کمبل میں ڈیل کرتی ہے۔اس کے علاوہ میری کمپنی اسکارف اور ٹیکسٹال کی مصنوعات سے بھی وابستہ ہے۔

ملت: پاکستان یاد آ تا ہے۔ پاکستان میں سال میں کتنی مرتبہ چکر لگتا ہے اور پاکستان میں کہاں سے تعلق ہے۔

میاں ابراہیم: پاکستان ہمارے اباواجداد کا ملک ہے میری تعلیم اور پرورش وہی ہوئی یاد پھر آ نا ہی ہے۔ پاکستان میں سال میں ایک دو مرتبہ جانا رہتا ہے۔اسی ضمن میں ایک بات اور آپ کے ذریعے میں قارئین کو بتانا چاہونگا کہ ہمارے سفارت خانے ان غیر ملکی پاکستانیوں کو 5 , 5 سال کے ویزے دیتے ہیں۔وہ پاکستان ،شاید زندگی میں ایک مرتبہ ہی گئے ہوں۔سفارت خانہ ایسے حضرات کو نجانے کیوں نوازتا ہے۔مگر ہم جیسے بزنس مین جو پاکستان سے تجارت اور زرمبادلہ کا ذریعہ ہیں۔ان کو کیوں تنگ کیا جاتا ہے۔کافی بھاگ دوڑ کے بعد مجھے صرف دو سال کا ویزا ملا ہوا ہے۔میرا تعلق پاکستان لاہور سے ہے۔

ملت: آپ کس قسم کے فلاحی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔اور ملت آن لائن کے شروع کیئے پروجیکٹس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

میاں ابراہیم: میں ہر وہ فلاحی کام کر کے خوشی محسوس کرتا ہوں جس سے انسانیت کی خدمات ہوتی ہو۔پاکستان کے فلاحی کاموں میں جہاں تک ممکن ہوتا ہے۔ میں اپنا حصہ ڈالتا ہوں۔اولاد اور مال انسان کو سب سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔اور میرا نظریہ اور ایمان ہے کہ ملک اولاد اور مال سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اور اگر ملک پر ان کو قربان بھی کرنا پڑا تو انشاءاللہ پیچھے نہیں ہونگے۔ملت آن لائن کی طرف سے شروع کئے پروجیکٹس کے بارے میں مجھے ابھی آپ کے ذریعہ سے پتہ چلا ہے میں اپنی پہلی فرست میں ان کے بارے میں آ گاہی کر کے انشاءاللہ اپنا حصہ ضرور اس نیک مقصد کے لئے ڈالونگا۔

ملت: ملائیشین بزنس میں کمیونٹی کو پاکستان سے تجارت کرتے وقت کیا مشکلات پیش آتی ہیں۔اور ملائیشین بزنس مین کس میدان میں پاکستان سے بزنس کرتے ہیں۔

میاں ابراہیم : پاکستان بزنس میں کمیونٹی سے پاکستان بزنس کرتے وقت بہت ڈر لگا رہتا ہے۔ پاکستان میں کوالٹی کنٹرول نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ پاکستانی تاجر مرغی کو ایک ہی وقت میں ذبح کر کے انڈے نکالنے کا سوچتے ہیں۔ اپنے نام اور پاکستان کے عزت وقار کا ذرہ برابر بھی لحاظ نہیں کرتے۔ ایک ہی بزنس ڈیل سے وہ پاکستان کے ممتاز اور امیر ترین بزنس مین بننے کا خواب دیکھتے ہیں اور جب موقع ملتا ہے اس پر عمل پیرا بھی ہو جاتے ہیں۔ ابھی حال میں ہی چند روز قبل مجھے پاکستانی 18 لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ میں نے ایک پاکستانی فرم سے تولیہ سپلائی کرنے کے لئے معاہدہ کیا۔ ہمیں ہر طرح سے مال کے بارے میں مطمئن کیا گیا۔ payment پہلے کر دی گئی اس کے بدلے میں جب ہم نے مال وصول کیا تو تمام تولیوں کے اندر سوراخ اور تھرڈ کوالٹی سے بھی گرے ہوئے تولیے ہمیں بھیجے گئے۔ دنیا کے کسی ملک میں اس طرح گھٹیا طریقے سے بزنس نہیں کیا جاتا۔ جیسا پاکستان سے ہو رہا ہے۔ ہر ملک میں کوالٹی کنٹرول پر سختی سے عمل ہوتا ہے۔ صرف رجسٹر اور نامور کمپنیاں ہی ایکسپورٹ امپورٹ کا بزنس کر سکتی ہیں۔ اس کے برعکس پاکستان میں ایک معمولی سا بندہ بھی کمپنی کھول کر ایکسپورٹ امپورٹ کا کام شروع کر دیتا ہے۔ ہرا یرے غیرے نتھو خیرے کو اس طرح ملک کا نام وقار کو تباہ کرنے سے روکا جانا چاہیے۔ اور ان کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے۔ جو ملک اور قوم کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔

ملت: کیا پاکستانی بزنس مین حضرات نے کوئی بزنس فورم قائم کیا ہوا ہے۔ جس کے توسط سے وہ اپنے حقوق کی بات کریں۔

میاں ابراہیم: اس قسم کا کوئی با قاعدہ فورم تو نہیں ہے ہم نے کوشش کی تھی۔ اس کا مثبت جواب نہیں ملا۔ ہوا یوں کہ اس سلسلے میں میری ملاقات E.P.B کے محترم بشیر جان محمد صاحب

سے ہوئی۔ ہرطرح کی ہمیں یقین دہانی کرائی گئی۔ کہ تمام مسائل کو میں خود حل کراؤں گا۔ اور 36 گھنٹوں میں آپ حضرات کو جوابات ملا کریں گے۔ چند ایک مسائل پر جن میں اہم مسئلہ یہ تھا کہ جب ہم پاکستان سے بزنس کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم ایڈوانس میں رقم بھیج دیتے ہیں۔ اب بنک وہاں پر بزنس مین کو پریشان کرر ہاہے۔ کہ پیسہ کیوں آیا ہے۔ کس لئے آیا ہے سوطرح کے طریقوں سے تنگ کیا جاتا ہے۔ چاہئے تو یہ کہ پیسہ آپ کے ملک میں آیا ہے فوراً اس کو بزنس مین کی کمپنی کے اکاؤنٹ میں میں ڈال دیں تاکہ جلد از جلد بزنس پروسیس شروع ہو۔ مگر ہمارے ملک پاکستان کا یہ حال ہوگیا ہے کہ باہر سے پیسہ ملک آئے تو مصیبت اور باہر جائے تب پرابلم۔ اس شکایت کے ازالے کے لئے محترم بشیر جان محمد سے رابطہ کیا گیا وہ شخص 36 گھنٹوں میں پرابلم حل کرانے کا عدہ کر کے گئے تھے۔ سینکڑوں ای میلز اور خطوط لکھنے کے باوجود ایک سال مکمل ہونے کو ہے کوئی اتا پتہ نہیں ہے ابھی کچھ عرصہ پہلے وہ آئے تھے مگر مجھ جیسے بزنس مین کو ملے بغیر ہی اپنا لاکھوں روپوں کا T.A D.A بنا کر واپس چلے گئے۔ آپ کے سوال کے آخری حصے کا جواب یہ ہے کہ ملائیشیا میں پاکستانی ٹیکسٹائل کی کافی مارکیٹ ہے۔ پاکستانی تاجروں کو جو ملک اور اپنا نام ملائیشیا میں کمانا چاہتے ہیں تو اس میدان میں کافی Chances ہیں اس کے ساتھ پاکستانی فروٹ، ہنڈی کرافٹ، وغیرہ بھی پاکستان سے ملائیشیا میں بزنس ہوسکتا ہے۔

ملت: پاکستان میں بلدیاتی اور ضلعی الیکشن ہوئے اس کے بارے میں اور جنرل مشرف کی حکومت کی دوسالہ کارکردگی کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں۔

میاں ابراہیم: جنرل مشرف نے بلدیاتی اور ضلعی الیکشن کرا کے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اور ان کا یہ اقدام لائق تحسین ہے میں ان کو اس پہلی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جنرل صاحب کے اس پروسیس کے ذریعے نیا خون اور نئی سوچ رکھنے والے لوگ آگے آئے ہیں۔ اور یہ عمل مسلسل ہونے سے پاکستان کو وڈیروں سے نجات مل سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ

ایسا ہی ہوگا۔ جنرل صاحب کی حکومت کی ایک سالہ کارکردگی بھی قابل ذکر ہے واقعی جس وقت ملک باگ دوڑ انہوں نے سنبھالی تھی ملک کا دیوالیہ ہو چکا تھا۔ انہوں نے اپنی بصیرت سے اعلیٰ سوچ اور انتھک محنت کے ذریعے کور کیا۔ ملک کو ہر طرح سے سلامت رکھنے میں وہ کامیاب ہوئے ہیں۔ جو بھی ملک کی ترقی اور بقا کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے اقدامات کیے ہیں وہ قابل تحسین ہیں اور انشاء اللہ دیرپا اور ان کا ملک کی اقتصادیات اور تعمیر و ترقی پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔

ملت: پاکستانیوں کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں گے۔ جو ملت کی وساطت سے پوری دنیا میں پہنچ جائے۔

میاں ابراہیم: میرا پیغام محبت کا پیغام ہے اور امن اور بھائی چارے کا پیغام ہے۔ اپنی قوم کیلئے میرا یہ پیغام ہے کہ پیار و محبت کو پاکستان میں قائم رکھیں۔ اور ہر جگہ پیار و محبت سے رہیں۔ لڑائی جھگڑے، تعصب اور نفرت سے نفرت کریں۔ اپنی انفرادی حیثیت میں پاکستان کے اندر امن محبت اور بھائی چارے کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ جہاں غلطی کریں اس کا احساس کریں اور آئندہ وہ غلطی دوبارہ نہ کرنے کی کوشش کریں، کسی کی دل آزاری اور تکلیف کی بجائے محبت اور راحت کا سبب بنیں۔ تو انشاءاللہ خود بھی اور دوسرے بھی امن اور عافیت سے زندگی بسر کرسکیں گے۔